Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون ۳۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۱ صفر ۱۳۹۷ھ ؛ ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۶ھش ؛ ۱۰ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۳۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اسکے باطن کی کیا حالت ہے

اگر خدانخواستہ زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا

"ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے محض زبانی دعویٰ کرتی ہے تو وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔ پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اسکے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مصیبت میں اس کے لئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنیوالے ہوں۔ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اُسے چھوڑ دیا اور جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے وہ بڑی طاقت والی ذات ہے جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے انکی ساری فکریں محض دینی امور کیلئے تھیں اور انکے دنیوی امور حوالہ بخدا تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۳، صفحہ ۳۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور اعصابی ضعف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے چھوٹے بھائی محبوب احمد خان ایس۔ ڈی۔ او کی اہلیہ امۃ الحفیظ بیگم (جو محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ دہلی کی صاحبزادی ہیں) کا ۷ فروری کو لاہور میں گردے کا آپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مسعود احمد دہلوی۔ ربوہ)

میری ہمشیرہ (اہلیہ شیخ سعید احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ لاہور) جوڑوں کی درد سے بیمار ہیں۔ اسی طرح میرے بہنوئی شیخ سعید احمد صاحب کو گردوں کی تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(لطیف اے۔ اکمل مینجر یو۔ بی۔ ایل ربوہ)

---

۲۰ فروری ـــ یوم مصلح موعود

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری بروز اتوار جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور انکی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش

۱۰ر فروری ۱۹۷۷ء

بعثتِ مامورین کی اصل غرض

گزشتہ زمانوں میں اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو صرف غایت درجہ بدعقیدہ اور بداعمال قوموں کی اصلاح کی غرض سے ہی مبعوث نہیں کرتا رہا بلکہ ایسی قوموں میں بھی اس کے مامور مبعوث ہوتے رہے ہیں جو نہ مشرک تھیں اور نہ بداعمال بلکہ وہ بظاہر ایمان باللہ کی قائل اور اپنی دانست میں نیک اعمال بجالانے والی تھیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسی قوموں کی طرف مامور مبعوث کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ یہ ایک اہم سوال ہے اور فی الوقت قرآنِ مجید کی رُو سے اِس کا جواب دینا ہی ہمارے مدِّنظر ہے۔

قرآنِ مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی قوموں کی طرف مامورین مبعوث کرنے کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے مغز کو چھوڑ کر محض قشر پر حصر کرنا شروع کر دیا تھا۔ ایمان باللہ کی وہ قائل ضرور تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ان کا ایمان صرف زبان کے اقرار تک محدود تھا۔ وہ رسم اور عادت کے طور پر یہ تو کہتی تھیں کہ خدا ہے لیکن وہ اس کی ذات اور صفات کے عرفان سے عاری تھیں۔ اِسی لئے وہ نیک اعمال بھی محض رسم اور عادت کے طور پر بجالاتی تھیں خدا تعالیٰ کی رضا یا اجر و ثواب کا حصول ان کے مدِّنظر نہ ہوتا تھا۔ چونکہ معرفتِ الٰہی سے بے نصیب ہونے کے باعث وہ محض رسم اور عادت کے طور پر نیک اعمال بجالاتی تھیں اِس لئے دُنیا کی طرف جھکی ہوئی تھیں اور دُنیا کے حصول کو ہی انہوں نے اپنا منتہائے مقصود بنا رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے مامور ان کی طرف مبعوث ہوئے تو انہوں نے آیاتِ الٰہی کا انکار کیا، مامورینِ الٰہی کو جھٹلایا اور ان کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا سلوک روا رکھا۔ اگر وہ حقیقی ایمان باللہ سے بہرہ یاب ہوتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت انہیں حاصل ہوتی تو وہ ایسا ظالمانہ رویہ کبھی اختیار نہ کرتیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسی قوموں اور ان کے محض ظاہری طور پر ہدایت یافتہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا اٰيٰتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ (الکہف آیات ۱۰۴ تا ۱۰۷)

ترجمہ:۔ تو (انہیں) کہہ کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش اِس ورلی زندگی میں ہی غائب ہو گئی ہے اور (اس کے باوجود) وہ (یہ بھی) سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے اِس لئے ان کے (تمام ظاہری طور پر نیک) اعمال گر کر (اِسی دُنیا میں) رہ گئے ہیں۔ چنانچہ قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دیں گے۔ یہ ان کا بدلہ (یعنی جہنّم) اِس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے کفر (کا طریق) اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو ہنسی کا نشانہ بنالیا۔

ظاہر ہے کہ اِن آیات میں ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو بظاہر نیک اعمال بجالانے والے تھے اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے تھے لیکن چونکہ وہ حقیقی ایمان باللہ سے عاری ہونے کے باعث محض رسم اور عادت کے طور پر نیک اعمال بجالاتے تھے اِس لئے رو بخدا ہونے کی بجائے رو بدنیا ہونے کی وجہ سے ان کے نیک اعمال اکارت گئے اور جب خدا تعالیٰ نے انہیں حقیقی ایمان باللہ سے از سرِ نو مالامال کرنے کی غرض سے ان میں اپنے مامور مبعوث کئے تو انہوں نے اپنے آپ کو پہلے سے ہدایت یافتہ سمجھنے کے زعم میں نہ صرف یہ کہ ان کی آواز پر کان نہ دھرا بلکہ اُلٹا ان کا مذاق اُڑایا۔

حقیقت یہی ہے کہ اصل چیز حقیقی ایمان باللہ ہے اور حقیقی ایمان باللہ نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا عرفان حاصل نہ ہو۔ حقیقی ایمان باللہ اور معرفتِ الٰہی کے نتیجہ میں جو اعمالِ صالحہ بجالائے جائیں وہی عند اللہ مقبول ٹھہرتے ہیں۔ مامورینِ الٰہی آتے ہی اِس غرض سے ہیں کہ وہ لوگوں کو حقیقی ایمان باللہ سے مالامال کریں اور انہیں اِس قابل بنائیں کہ ان کے نیک اعمال عند اللہ مقبول قرار پاسکیں اور خدا کی نگاہ میں وہ اجر و ثواب اور افضال و انعامات کے مستحق ٹھہر سکیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعثتِ مامورین کی اصل غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" انبیاء کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کریں جو اعمالِ صالحہ کی قوت عطا کرتا ہے اور گناہ سوز فطرت پیدا کرتا ہے کیونکہ اعمالِ صالحہ کبھی نہیں ہوسکتے جب تک اللہ تعالیٰ پر سچّا ایمان اور معرفت پیدا نہ ہو۔ ہر ایک عمل معرفتِ صحیح اور عرفانِ کامل کے بعد اعمالِ صالحہ کی مد میں آتا ہے۔ لوگ جو کچھ اعمالِ صالحہ کرتے ہیں یا صدقات و خیرات کرتے ہیں یہ رسم اور عادت کے طور پر کرتے ہیں، اُس معرفت کا نتیجہ نہیں ہوتے جو ایمان علی اللہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ دُنیا کی نیکیاں اور بظاہر اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے طور پر ہوتے ہیں اور دُنیا خداشناسی اور خدارسی کے مقاموں سے دُور ہوتی ہے اِس لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے جو آکر دُنیا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ رباقی تمام امور اسی ایمان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اِس لئے اصل غرض انبیاء کی بعثت کی یہی ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اس کی زندگی کے اصل منشاء عبودیتِ تامہ سے آگاہ کریں اور خدا تعالیٰ پر عرفان بخش ایمان لانے کی تعلیم دیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صد ۳۰۳، صد ۳۰۴)

صداقت کا پرچم اُڑاتا چلا جا

صداقت کا پرچم اُڑاتا چلا جا
قدم اور کچھ تیز اُٹھاتا چلا جا

جہاں میں تبسّم سے کر دے اجالا
محبّت کی شمعیں جلاتا چلا جا

فروتر مقامات پر ہو نہ قانع
قدم سُوئے گردوں بڑھاتا چلا جا

خشونت سے کوئی اگر پیش آئے
نہ خاطر میں لا مسکراتا چلا جا

اُلجھ کر نہ دشمن سے کر وقت ضائع
رہِ راست پر دندناتا چلا جا

محبّت سے ہوتا ہے دشمن بھی گھائل
یہ نسخہ میرا آزماتا چلا جا

زمانے کا ابرِ گہربار بن جا
ہر اک سمت موتی لٹاتا چلا جا

کٹھن منزلوں سے نہ گھبرائیں رہرو
تُو ہر اِک کی ہمّت بندھاتا چلا جا

چمن سے اگر پھول چننے ہیں تُو نے
تو کانٹوں سے دامن بچاتا چلا جا

تجھے آپ آئے گی لینے کو منزل
یہ تسنیم کا گیت گاتا چلا جا

صاحبزادہ حبیب اللہ بخش تسنیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت راشدہ پر اہم اعتراضات اور اُن کے جوابات

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

(۶)

پانچواں اعتراض

نصِ صریح کے بغیر خلافت قائم نہیں ہوتی

ایک اعتراض خلافت راشدہ پر یہ کیا جاتا ہے کہ صحیح خلافت اور امامت تو وہی ہو سکتی ہے جو نص صریح یعنی آیت قرآنی یا واضح فرمان نبوی کے مطابق ہو یعنی آئندہ ہونے والے خلیفہ یا امام کا نام لے کر اس کا ذکر کیا گیا ہو۔ لیکن نظام خلافت راشدہ کو چلانے والے اور اس منصب پر فائز ہونیوالے کسی ایک خلیفہ کا ذکر بطور نص کے نہیں پایا جاتا

خود ساختہ اصول

امام اور خلیفہ کی صحت و درستی کے لئے یہ اصول پیش کرنا کہ نص صریح کے ذریعہ اسے قائم کیا جائے اور نام لے کر اس کی تصریح کی جائے کسی طرح بھی درست نہیں۔ یہ خود ساختہ اصول ہے کیونکہ خلافت اور امامت تو دراصل نبوت کا عکس اور فرع ہے جو حکم اصل کا ہوتا ہے وہی فرع کا ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے تو حقیقی ایمان اور تقویٰ کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ یومنون بالغیب کہ وہ ان ایمانیات پر ایمان لاتے ہیں جو پردہ اخفا میں ہوتے ہیں۔ نبیوں اور رسولوں کا بھی واضح نام لے کر پہلے سے ذکر نہیں کیا جاتا تاکہ ایمان لانے والے اپنی عقل اور فکر کو بھی کام میں لائیں اور زیادہ اجر اور انعام کے مستحق ٹھہریں تو خلفاء کے اسماء کا واضح اور نص صریح کے طور پر ذکر کس طرح کیا جا سکتا تھا

نام لے کر ذکر نہ کرنے کی حکمت

علاوہ ازیں ہمارا تو اعتقاد ہی یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور خلافت راشدہ کے منصب پر فائز ہونے والے جملہ خلفاء خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ ہی خلیفے بناتا ہے اس لئے ان کا نام لے کر ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوب فرمایا ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا؟ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء)

اس حکمت کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں بڑے زور سے یہ بات تو بیان فرما دی جو نص صریح کا حکم رکھتی ہے کہ خلافت کو اللہ تعالیٰ ضرور قائم کر دیگا۔ خلافت کے منصب پر فائز ہونے والوں کو خدا تعالیٰ تمکنت اور استحکام بخشے گا۔ لیکن خلفاء کا نام لے کر ذکر نہیں کیا تا مومن اور عمل صالح کرنے والے لوگوں کو عقل اور فکر سے بھی کام لینے کا موقعہ ملے اور وہ خدائی منشاء کا ادراک اور آئینہ بن کر کام کریں۔ اور ان علامات اور نشانات سے خلیفہ راشد کو پہچان لیں جن کا ذکر اس آیت میں کر دیا گیا ہے

قرآن کریم نے بھی نام نہیں لیا

اگر نص صریح کے ذریعہ خلفاء کا نام لے کر ذکر کرنا ان کی خلافت اور امامت کے لئے ضروری ہوتا تو اول تو خود اللہ تعالیٰ ہی قرآن کریم میں ان کا نام لے کر ذکر کر دیتا مگر قرآن کریم کی آیت استخلاف میں جو مسئلہ خلافت میں بنیادی اہمیت کی حامل آیت ہے خلفاء کا نام لے کر بطور نص کے ذکر کیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی نامزدگی نہیں فرمائی

پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خلافت و امامت کی صحت کے اس نام نہاد اصول کو تسلیم نہیں کیا۔ اگر آپ اس کو درست تسلیم کرتے تو حضور اپنی وفات سے قبل کسی کا نام لیکر واضح طور پر ارشاد فرما جاتے اور نامزدگی کر دیتے کہ میرے بعد فلاں شخص کو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد فلاں شخص کو نامزد کیا جاتا ہے۔ مگر واقعات اور حقائق اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی نامزدگی نہیں فرمائی۔ حق تو یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا اور آخری موقعہ تھا کہ اگر کوئی شخص نامزد کر دیا جاتا تو بے چون و چرا ساری امت مسلمہ اس کی نامزدگی کو قبول کر لیتی۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نامزدگی پر کون اعتراض کر سکتا تھا۔ یہ نامزدگی صرف خدا کے رسول ہی کی نہ ہوتی بلکہ خدا کی بھی ہوتی۔

پھر نہ انصار اپنا مطالبہ پیش کرتے، نہ مہاجرین اپنا استحقاق پیش کرتے نہ ثقیفہ بنو ساعدہ کا واقعہ پیش آتا نہ انصار اور مہاجرین میں کشمکش ہوتی خدا کے محبوب رسول صلعم کا نامزد کردہ شخص مسند خلافت پر جلوہ فرما ہو جاتا اور اس کے سامنے سب کی گردنیں جھک جاتیں۔ لیکن حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔

اگر آپ کسی کو نامزد کر جاتے تو مثال قائم ہو جاتی اور پھر ہر خلیفہ اسی مثال کو سامنے رکھ کر جسے چاہتا اپنے بعد کے لئے خلیفہ نامزد کر دیتا یہ نامزدگی خدا کے رسول اور اس کے نبی کی نہ ہوتی اس نامزدگی کی پشت پر تائید الٰہی نہ ہوتی اور جماعت مومنین کی رائے کا اس میں دخل نہ ہوتا۔ صرف ایک شخص کا ذاتی فعل ہوتا جس کی اسلام خلافت راشدہ کے نظام میں اجازت نہیں دیتا اسی وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابوبکرؓ کو نامزد کیا جو رفیق غار اور دکھ سکھ کے ساتھی تھے اور اول المومنین تھے نہ عمر رضی اللہ عنہ جن کی اصابت رائے پر آپ کو اعتماد تھا۔ نہ عثمان رضی اللہ عنہ کو جو ذوالنورین تھے اور جن کے لئے آپ نے وہ بیعت لی تھی جو تاریخ اسلام میں بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ نہ علی رضی اللہ عنہ کو جن کے ..... آپ نے خم غدیر کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے کلمات ستائش فرمائے تھے اور جنہیں آپ نے اپنے بھائی ہارون سے تشبیہ دی تھی آپ نے کیا تو یہ کیا کہ خلیفہ اور امیر کے انتخاب کا معاملہ امت مسلمہ پر چھوڑ دیا کہ وہ جسے چاہے منتخب کرے۔

حضرت علیؓ بھی نامزدگی کے حق میں نہ تھے

یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یہی موقف رکھتے تھے کہ خلیفہ اور امام کے لئے نامزدگی درست نہیں بلکہ آپ اسے خلاف اسوۂ رسول گردانتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت علیؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو اس وقت حضرت جندب بن عبداللہ نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کے بعد کیا ہم حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر لیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا "نہ میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ تم لوگ خود اس سے زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہو" (طبری جلد ۶ صفحہ ۳۲۶)

اور ایک دوسری روایت میں اس پر اضافہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "میں تمہیں اس حالت میں چھوڑے جا رہا ہوں جس حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں چھوڑ گئے تھے" (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۳۳۸) یعنی جس طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت و جانشینی کا معاملہ امت پر چھوڑ دیا تھا اور کسی کو نامزد نہیں فرمایا تھا اسی طرح میں بھی یہ معاملہ امت پر چھوڑے جاتا ہوں اور کسی کو نامزد نہیں کرتا۔ یہ کیوں آپ نے فرمایا؟ اس لئے کہ خلافت راشدہ کا نظام نامزدگی سے قائم نہیں ہوتا بلکہ انتخاب سے عوام کی رائے سے اور ارباب حل و عقد سے صلاح و مشورہ کے بعد قائم ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کا یہی موقف تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اس واضح موقف کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"ان الامرۃ ما اؤتمر فیہا
وان الملک ما غلب علیہ
بالسیف"

امارۃ یعنی خلافت وہ ہے جسے قائم کرنے میں مشورہ کیا گیا ہے۔ اور بادشاہی وہ ہے جس پر تلوار کے زور سے غلبہ حاصل کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا ہو (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۱۳) اور تصرف الٰہی سے وہی شخص اس نظام کا رکن مقرر ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ یہ سب امور اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بطور نص خلفاء کے متعلق قرآن کریم نے اور نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ ان کو خلیفہ مقرر کیا جائے ہاں یہ درست ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض ارشادات ضرور ایسے کر دیے ہیں جو امتِ مسلمہ کی رہنمائی کر سکیں اور ان کے فیصلہ میں ممد ہو سکیں جیسا کہ اعتراض نمبر تین کے جواب میں تفصیل سے عرض کیا جا چکا ہے جن میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ چنانچہ حضور کا یہ فرمان کہ میں نے ارادہ تو کیا تھا کہ ابوبکرؓ کے حق میں وصیت کر جاؤں لیکن پھر اس ارادہ کو اس وجہ سے ترک کر دیا کہ خدا تعالیٰ کسی اور کی خلافت کو قبول ہی نہیں کرے گا اور نہ مومن۔ آپؐ نے نامزدگی بھی نہیں کی اور امت مسلمہ کے لئے ایک اشارہ بھی کر دیا اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی ثابت کر دیا کہ آپؐ کے بعد ہونے والے خلیفہ خدا تعالیٰ ہی کے مقرر کردہ خلیفہ تھے اور وہی شخص اس مسند پر متمکن ہو سکتا ہے جسے خدا چاہتا ہے۔

بے حقیقت اعتراضات

آج کی تقریر کے لئے جن اعتراضات کا انتخاب کیا گیا تھا۔ بفضل خدا ان کا کافی و شافی جواب قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی رو سے، خلفائے راشدین دیگر بزرگان سلف اور حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں دیا جا چکا ہے۔ ان جوابات سے آپ نے اس بات کا اندازہ کر لیا ہوگا کہ معترضین کی تائید و حمایت نہ قرآن کریم کرتا ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کا طرز عمل بھی ان کی تائید نہیں کرتا۔ اس زمانہ کے مامور من اللہ مہدی معہود بھی ان اعتراضات کو بے حقیقت گردانتے ہیں بلکہ یہ سب اپنے واضح فرمودات اور ارشادات سے امت مسلمہ کو خلافت کی اہمیت اور عظمت کے پیش نظر اس بات کی پرزور تلقین کرتے رہے ہیں کہ جو بھی خلافت راشدہ کے منصب پر فائز ہے اس کی کامل فرمانبرداری کی جائے اور اس سے کامل خلوص اور فدائیت کا تعلق رکھا جائے۔

معترضین کی انجام کار ناکامی

تاریخ اسلام بالخصوص تاریخ خلافت راشدہ خواہ وہ دورِ اول کی ہے یا دورِ ثانی یعنی ہمارے زمانہ کی اس بات کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر رہی ہے کہ معترضین نے اس قسم کے اعتراضات کے ذریعہ بے شک انشقاق و افتراق اور قوم میں بددلی پیدا کرنے کی کوشش کی اور انہیں اس میں عارضی طور پر کسی قدر کامیابی بھی ہوئی۔ لیکن انجام کار وہ اپنے مقاصد میں ناکام و نامراد رہے اور ان کی قسمت میں سوائے ذلت و رسوائی کے اور کچھ نہ آیا اور قافلۂ اسلام بفضل خدا بے شمار فتنوں اور مشکلات کے باوجود رواں دواں رہا اور جیسا کہ اس کا وعدہ آیتِ استخلاف میں ہے انشاء اللہ آئندہ بھی یہ قافلہ رواں دواں ہی رہیگا بہرحال اس دور کی تاریخ ہمارے لئے ایک سبق رکھتی ہے اور وہ ہے جماعتِ مومنین! اس سبق کو یاد رکھنا آپ کا فرض ہے کہ جب بھی معترضین کی طرف سے خلافت کے نظام کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی تو بے شک عارضی اور وقتی طور پر قومی اور جماعتی زندگی کو نقصان پہنچا اور بعض انتہائی دردناک واقعات کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن انجام کار فتنہ پرداز اور معترضین غلبہ اسلام کی مہم کو دائمی طور پر روکنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور جب بھی مومنین نے مومنانہ فراست اور متقیانہ دانائی سے کام لیتے ہوئے خلافت راشدہ کے نظام کی حفاظت کی اور اس کے فرائض کی انجام دہی میں دل و جان پورے خلوص اور فدائیت سے تعاون اور فرمانبرداری کا طریق اختیار کیا تو انہیں جماعتی زندگی میں بھی نمایاں تشخص حاصل ہوا اور دینی و دنیاوی کامرانیوں اور کامیابیوں نے بھی ایسے بابرکت لوگوں کے قدم چومے کیونکہ خلافتِ راشدہ کو انہوں نے ایک بہت بڑی نعمت سمجھا اسے اللہ تعالیٰ کی رسی گردانا اور اپنے لئے اسے سپر اور ڈھال بنایا اور برکات رسالت و نبوت کے حصول کا ذریعہ خیال کیا۔

خلافت راشدہ سے وابستگی کامیابی کا ذریعہ ہے

اور آئندہ بھی ہم سب کے لئے خلافت سے دلی وابستگی ہی ایک اہم سپر اور ڈھال ہے۔ یہی ہماری ترقی ہماری حفاظت اور کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے خلافت کے نظام سے ہی دینِ اسلام کی مہم کامیابی و کامرانی کے ساتھ سر ہوگی اور شیطان ہمیشہ ہمیش کے لئے رخنہ اندازی سے مایوس ہو جائے گا۔ یہ بات یاد رہے کہ جب تک ہم میں خلافت حقہ رہے گی اور ہم خلافت حقہ سے وابستہ رہیں گے دنیا کی کوئی قوم ہم پر غالب نہ آ سکے گی اور ہر میدان میں خلافت حقہ راشدہ سے تعلق رکھنے والے ہی بالآخر مظفر و منصور ہوں گے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو اس نے ان الفاظ میں کیا۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض۔

خدا ہم سب کے ساتھ ہو اور ابدالآباد ہم اس کی برگزیدہ جماعت سمجھے جائیں۔ آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

سالانہ امتحان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ امسال اپنا سالانہ امتحان مورخہ ۲۰ مئی اور ۲۲ مئی ۱۹۷۷ء کو لے رہی ہے اس کا نصاب درج ذیل ہے:۔

مبتدی: قرآن کریم۔ (ا) قرآن کریم ناظرہ (ب) قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ (ج) نماز۔ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں باترجمہ (زبانی)

حدیث۔ احادیث الاخلاق (مقدمہ کتاب تا تین مقبول دعائیں) (ص۱ تا ص۴۹)

کتب سلسلہ:۔ فتح اسلام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مؤلفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

متقدم: قرآن کریم۔ (ا) سورۃ فاتحہ تا آل عمران باترجمہ۔ (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ لہب۔ نصر اور کافرون

حدیث۔ احادیث الاخلاق۔ باب انفاق فی سبیل اللہ تا باب جنت تلواروں کے سایہ تلے ص۵۰ تا ص۹۰

کتب سلسلہ:۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ شمائل احمد۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔ دستور اساسی

مقتصد:۔ قرآن کریم۔ (ا) باترجمہ سورۃ انفال کے آخر تک (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الکوثر۔ الماعون۔ قریش

حدیث۔ احادیث الاخلاق باب شجاعت تا پڑوسی کے حقوق ص۹۰ تا ص۱۵۴

کتب سلسلہ:۔ لیکچر لاہور۔ کشتی نوح۔ برکات الدعا۔ سیرت خیر الرسل اور کتابچہ دینی معلومات۔

سابق:۔ قرآن کریم۔ (ا) باترجمہ سورۃ الانبیاء کے آخر تک (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الفیل۔ العصر۔ سورۃ القارعہ

حدیث۔ احادیث الاخلاق باب اکرام ضیف تا آخر ص۱۵۵ تا ص۲۰۱

کتب سلسلہ:۔ آسمانی فیصلہ۔ نشان آسمانی۔ انفاق قدسیہ کتابچہ دینی معلومات۔

فائق:۔ (ا) باترجمہ سورۃ الجاثیہ کے آخر تک زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الم نشرح۔ القدر اور التین

حدیث:۔ نبراس المومنین۔ کتب سلسلہ۔ شہادۃ القرآن ضرورۃ الامام۔ تذکرۃ الشہادتین کتابچہ دینی معلومات۔

فائز:۔ (ا) قرآن کریم۔ باترجمہ مکمل (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الضحیٰ۔ الغاشیہ۔ الاعلیٰ

حدیث۔ چالیس جواہر پارے۔

کتب سلسلہ:۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ دعوۃ الامیر۔ مختصر تاریخ احمدیت مرتبہ شیخ خورشید احمد صاحب۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۴۲

مَیں عبد الحمید عبد الرحمٰن ولد قاسم عبد الرحمٰن صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال - ساکن ماریشس - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۶۸/ روپیہ ماریشس ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبد الحمید عبد الرحمٰن ماریشس
گواہ شد۔ ایس۔ اے۔ منوّر دارالسلام۔ ماریشس۔
گواہ شد۔ ایس۔ ایم۔ خان دارالسلام ماریشس۔

مسل نمبر ۲۲۹۴۳

مَیں کے۔ کے۔ مبولولو ولد راجب بوسلوم مبولولو صاحب۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال۔ بیعت ۲۸/۴۸۔ ساکن تنزانیہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۹۱۰/ تنزانیہ شلنگ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ کے۔ کے۔ مبولولو تنزانیہ
گواہ شد۔ شیخ محمد ابدی تنزانیہ
گواہ شد۔ سلیمان ہنری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تنزانیہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۴۴

مَیں محمد صادق ولد ہاورڈ لیری سکاٹ صاحب۔ پیشہ پینٹر۔ عمر ۲۲ سال بیعت ۱۲/۱۲/۷۴ ساکن امریکہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۳ عدد دوکیل موجودہ قیمت ۱۰۰۰/ ڈالر
۲۔ ایک مکان مالیتی ۱۵۰۰۰/ ڈالر

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/ ڈالر ماہوار آمد بصورت پینٹر ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۱/۹/۷۶ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد صادق۔ نیویارک امریکہ۔
گواہ شد۔ مسعود احمد جہلمی نیویارک۔ امریکہ۔
گواہ شد۔ محمد صدیق شاہد واشنگٹن۔ امریکہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۴۵

مَیں ابوبکر لاڈ ولد ولیم لاڈ صاحب پیشہ سیلزمین عمر ۲۸ سال۔ بیعت اکتوبر ۱۹۷۴ء ساکن امریکہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت DM 1000/ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ابوبکر لاڈ۔ امریکہ
گواہ شد۔ اے۔ آر۔ اے اطول امریکہ۔
گواہ شد۔ ایس۔ او۔ باقر۔ امریکہ۔

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قائدین کی اہم ذمہ داری ہر ماہ باقاعدہ مرکز میں ماہانہ رپورٹ کارگزاری ارسال فرمانا ہے۔
قائدین سے گزارش ہے کہ ماہ جنوری کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبد المجید صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری چراغ محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۹/۵ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر مرحوم کے دیگر وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۹/۵ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء - ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۵ فروری بروز ہفتہ میری ہمشیرہ عزیزہ صفیہ طاہرہ سلمہا اللہ بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بعد نماز ظہر مسجد مہدی گولبازار میں محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے اس کا نکاح عزیز مکرم ملک محمد اسلم صاحب ابن مکرم ملک رحمت خان صاحب پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ سے بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ تین بجے کے قریب بارات کی واپسی کے وقت محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو فریق کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ممتاز حسین امتیاز۔ کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد بشیر صاحب جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے والد محترم مولوی محمد صدیق صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ چند روز سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
۲۔ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب ارشد سیکرٹری مال بوچھال کلاں ضلع جہلم آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
۳۔ مکرم عبد الکریم صاحب بھٹی جیکب آباد سندھ لکھتے ہیں کہ ان کے منجھلے لڑکے عبد السلام نے ایک اہم امتحان دیا ہوا ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب دعا کریں۔
۴۔ مکرم شمس الدین صاحب صراف سیالکوٹ کے تین بچے جرمنی میں بسلسلہ روزگار ہیں ان کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا میں دو مقامات پر مساجد زیر تعمیر ہیں

احباب سے درخواست دعا

مبلغ نائیجیریا مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں اپنی تبلیغی و تربیتی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"خاکسار ان دنوں اجیبوڈے کے مقام پر قیام پذیر ہے اور تبلیغ اسلام کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ اِس علاقہ میں جو احمدی جماعتیں قائم ہیں وہ خدا کے فضل وکرم سے بیدار ہیں اور اپنی مساجد اور تبلیغی مشن ہاؤسز تعمیر کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ چنانچہ اِن دنوں دو جماعتوں میں مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت بخشے اور انہیں جلد سے جلد خدائے واحد و یگانہ کے گھروں کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اِس علاقہ کو اسلام کے نور سے منور کر دے۔ آمین۔"

جائیداد کے موصیوں کے لئے ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۶۳۳م / ۱۹-۵-۲۹ کے تحت جن موصی احباب نے اپنی جائیداد کی قیمت تشخیص کروائی ہوئی ہے اُن کے لئے ضروری ہے کہ حصہ جائیداد کی اقساط باقاعدگی سے ادا فرمادیں۔ یہ خیال غلط ہے کہ آٹھ سال میں ادائیگی کرنی ہے جب چاہیں گے ادا کر دیں گے۔ اقساط کی ادائیگی میں بے قاعدگی یا کوتاہی کی صورت میں مجلس کار پرداز اِس سہولت کو واپس لے سکتی ہے اور اس صورت میں حصہ جائیداد کو ادا کرنے کے لئے انہیں اپنی جائیداد کی قیمت از سرِ نو تشخیص کرانی ہوگی۔ لہٰذا تمام موصی احباب جنہوں نے اپنی جائیداد کی قیمت تشخیص کروائی ہوئی ہے کی خدمت میں گزارش ہے کہ جو اقساط ان کے ذمہ واجب الادا ہو چکی ہیں وہ فوری طور پر ادا فرما دیں اور آئندہ اقساط باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کریں۔ بصورتِ دیگر یہ سہولت اُن سے واپس لے لی جائے گی اور انہیں حصہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے جائیداد کی قیمت از سرِ نو تشخیص کرانی ہوگی اور نئی قیمت پر حصہ جائیداد ادا کرنا ہوگا۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیاں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

اوکاڑہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برادرم مکرم رشید احمد خان صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس (ریٹائرڈ) ساہیوالی (خواہرزادہ محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب) بتاریخ ۵ فروری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ بوقت صبح لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے دو شادی شدہ ہیں۔ ایک نواسہ اور ایک نواسی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین

(حافظ مبین الحق شمس محلہ دار العلوم شرقی - ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگی کا تیسرا مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہا ہے ہر وعدہ کنندہ کو ۳/۱۵ حصہ ادا کرنا ضروری ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ایم۔ اے عربی کے امتحان میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا شاندار نتیجہ

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے عربی ۱۹۷۵ء منعقدہ ۱۹۷۶ء میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے چھ طلباء شریک ہوئے ان میں سے چار نے بفضلہ تعالیٰ فرسٹ ڈویژن اور دو نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی مجموعی نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۰ فیصد رہا۔ تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے:-

رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن	کالج میں پوزیشن
۳۳۵۱	مرزا مبشر احمد	مرزا محمد رفیع صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۴۳۳/۷۰۰	فرسٹ	—
۳۳۵۲	ایوب اقبال احمد	میر محمد دین صاحب دارالبرکات ربوہ	۴۶۶	"	سوم
۳۳۵۳	بشریٰ شاہدہ	حکیم محمد اسماعیل صاحب رحمت بازار ربوہ	۴۹۲	"	اول
۳۳۵۵	ثمرہ تانیا خانم	منیر احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ	۴۶۹	"	دوم
۳۳۵۶	رفیقہ صداقت	ملک محمد رفیق صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۳۹۶	سیکنڈ	—
۳۳۵۷	امۃ الحمید فوزیہ	چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ	۴۱۲	"	—

(نامہ نگار خصوصی)

انسپکٹر کی ضرورت

وکالتِ مال تحریک جدید میں ایک انسپکٹر کی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار اچھی دینی معلومات، عمدہ صحت نیز حساب سے دلچسپی اور تقریر میں مہارت رکھتے ہوں۔ ریٹائرڈ فوجی دوست کو ترجیح دی جائے گی۔

انٹرویو کے لئے امیدوار اپنے خرچ پر اپنی تحریری درخواست معہ جس پر مقامی امیر یا صدر کی تصدیق ہو ۲۱ر فروری ۱۹۷۷ء بروز سوموار بوقت دس بجے صبح دفتر ہذا میں تشریف لے آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید - ربوہ)

ملتان کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان - فون ۷۳۸۸۲

ولادت

خدا تعالیٰ نے میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کو ۱۰ر جنوری ۱۹۷۷ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ماسٹر امین الدین صاحب عباسی مرحوم سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا نواسہ اور سیٹھ سید محمود صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام عبدالواسع تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی، صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے۔

محی الدین عباسی
5-R/76 فیڈرل 'بی' ایریا - کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴